شانوں میں تیرے باندھیں گے ظالم جو رسیاں | بچوں کی گردنوں میں بھی کس دیں گے رسیاں
بچ جائے گا جو قتل سے فرزندِ ناتواں | لوہے سے اس کو جکڑیں گے بیدینِ لاامان
تو ہو گی اپنے کنبے کی غمخوار دشت میں
کوئی نہ ہو گا تیرا مددگار دشت میں

بچی علیؑ کی لاڈلی تھی فاطمہؑ کی جاں | بولی کہ ہولناک ہے یہ میرا امتحاں
لیکن یہ وعدہ کرتی ہوں حضرت سے ناتواں | اونچا کروں گی عظمتِ اسلام کا نشاں
زینبؑ ظہور دین کی دنیا پہ چھا گئی
سویا ہوا ضمیرِ مسلماں جگا گئی

---

www.emarsiya.com

مرثیہ

کرتے ہیں ناقلانِ تواریخ یہ بیاں | مسجد میں ایک روز تھے پیغمبرِ زماں
اصحاب گرد بیٹھے تھے دلشاد و کامراں | حاضر ہوا عرب کوئی مسجد میں ناگہاں
جھک کر سلام پہلے تو باصد ادب کیا
پھر ایک اسپ نذرِ امیرِ عرب کیا

نذرانہ کر لیا شہِ اسلام نے قبول | خوش تھا نیاز مند ہوا مدعا حصول
تشریف لائے اتنے میں گلزارِ دیں کے پھول | یعنی حسینؑ ابنِ علیؑ دلبرِ بتولؑ
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے سر کو جھکا لیا
نانا نے لے کے گود میں دل سے لگا لیا

کم عمر اسپ دیکھا جو کمسن حسینؑ نے | نانا کی گود چھوڑ دی اس نورِ عین نے
جا کر قریب فاطمہؑ کے دل کے چین نے | لی باگ ابنِ فاتحِ بدر و حنین نے
راکب کے دل کا قصد جو مرکب نے پا لیا
فوراً زمیں پہ بیٹھ کے سر کو جھکا لیا

نتھا حسینؑ پشتِ فرس پر ہوا سوار | اُٹھا فرس سنبھال کے راکب کو ایکبار
خوش ہو گئے خدا و پیمبرؐ کے دوستدار | مسجد میں ایک جشنِ مسرت تھا آشکار
اشکوں سے ریشِ پاک بھگونے لگے رسولؐ
شانِ حسینؑ دیکھ کے رونے لگے رسولؐ

گھبرا گئے رسولؐ کے اصحابِ باوفا | کہنے لگے بتایئے مولاؐ پئے خدا
کیوں روئے آپ۔ وقت یہ رونے کا تو نہ تھا | اللہ کے حبیبؐ نے دل تھام کر کہا
عالم جو دیکھا اک دمِ مرکب کے پیار کا
انجام یاد آگیا اس شہسوار کا

اک دن یہی حسینؑ یہی اسپِ باوفا | زخموں سے چور چور ہوں گے سرِ دشتِ کربلا
ہو کر نڈھال گرنے لگے گا جو مہ لقا | گھوڑا زمیں پہ پیٹ کے بل بیٹھ جائے گا
جس پیار سے بٹھا لیا ہے اس وقت زین پر
شبیرؑ کو اتارے گا یوں ہی زمین پر

آئے گا جب زمیں کی طرف یہ مہِ منیر | اس کا بدن ہوا میں معلق رکھیں گے تیر
حملے کریں گے جب تنِ مجروح پر شریر | اس دم بھی کام آئے گا یہ اسپِ بے نظیر
حب بدن پہ تیغ و تیر کے سہے گا یہ
گردِ حسینؑ پیار سے پھرتا رہے گا یہ

www.emarsiya.com

ہو جائے گا شہید جو یہ میرا نونہال | اپنی جبیں کرے گا یہ اس کے لہو سے لال
لے کر تبرکاتِ حسینؑ شکستہ حال | جائے گا خیمہ گاہ میں یہ صاحبِ کمال
کردے گی دلفگار صدا اس کے بین کی
دے گا خبر حرم کو یہ قتلِ حسینؑ کی

رونے لگے یہ سنتے ہی اصحابِ باوفا | مسجد میں یا حسینؑ کا غل اس قدر ہوا
پوچھا جنابِ فاطمہؑ نے ماجرا ہے کیا | سن کر یہ ذکر بنتِ نبیؐ کو غش آگیا
فضہؓ قلق سے بادلِ مغموم روتی تھیں
ماں سے لپٹ کے زینبؑ و کلثومؑ روتی تھیں

کچھ دیر بعد آیا جو خیر النساء کو ہوش | رہوار و شہسوار کی الفت کا آیا جوش
اُٹھی جگر سنبھال کے اُمت کی پردہ پوش | فضہؓ سے بولیں کم ہو جو اصحاب کا خروش
منگوا لے میرے پاس سواری حسینؑ کی
میں بھی تو شان دیکھ لوں اس نورِ عین کی

جب گھر میں راہوار منگایا بتولؑ نے | پشتِ فرس پہ لال کو پایا بتولؑ نے
فرزند کو گلے سے لگایا۔ بتولؑ نے | رہوار کا بھی رتبہ بڑھایا بتولؑ نے
بیٹے کی طرح پیار کیا راہوار کو
چادر میں اپنی دانہ دیا راہوار کو

بنتِ نبیؐ نے زینبؑ و کلثومؑ سے کہا | مجھ کو تو کچھ بھروسہ نہیں اپنی زیست کا
شبیرؑ کا فدائی ہے یہ اسپِ باوفا | تم کرتی رہنا اس کی مروت کا حق ادا
محشر کا دن جو تم کو مقدر دکھائے گا
شبیرؑ کی طرح یہ لہو میں نہائے گا

روکو ظہورؔ اب فرسِ خامہ کی عناں | تم ذکرِ ذوالجناح کرو تاب یہ کہاں
انسانیت کا فخر ہے حیوانِ بے زباں | کیا جانے کتنے تیر لگے ۔ کتنی برچھیاں
حیران ہیں شجاعتیں اس کے ثبات پر
بعدِ حسینؑ مر گیا پیاسا فرات پر

---

www.emarsiya.com

مرثیہ

بعدِ رسولؐ کیسا زمانہ بدل گیا | دروازۂ اہلبیتؑ کا ٹوٹا کہ جل گیا
بنتِ نبیؐ کا جسمِ مطہر کچل گیا | ماں کے شکم میں بچے کا بھی دم نکل گیا
اُمت کو بغض تھا جو رسولِ زمن کے ساتھ
مشکل کشا کو باندھ لیا تھا رسن کے ساتھ

اصحابِ باوفا بھی پریشان حال تھے | پھیلے ہوئے مدینے میں بیعت کے جال تھے
آفت میں مبتلا تھے جو شیدائے آلؑ تھے | سلمانؓ جاں بلب تھے ابوذرؓ نڈھال تھے
حاصل نہ تھا سکوں جو کسی دیندار کو
چھوڑا بلالؓ نے بھی نبیؐ کے مزار کو

اک رات خواب میں یہ نبیؐ نے کیا کلام | کیوں اے بلالؓ کیا یہ محبت اسی کا نام
اوروں کی طرح بھول گئے تم بھی احترام | کرتے ہو میری قبر کو بھی دور سے سلام
بیٹی کو میری ہوش نہیں اپنے آپ کا
پرسہ دیا نہ تم نے بھی زہراؑ کو باپ کا